اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۲) | مطبوعہ ۱۵- اکتوبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ | جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

محمدی غور کر کر جواب دیں

وانزلنا الیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتب ومهیمنا علیہ - سورۃ المائدہ آیت ۵۲ - یعنی اتاری ہم نے طرف تیری کتاب (قرآن) ساتھ حق کے تصدیق کرنے کو اُس کتاب کے جو اُس سے پہلے تھی اور اُس کی حفاظت کرنے کو۔

اس وقت ہماری بحث لفظ مہیمنا پر ہے۔ مہیمنا کے معنی حفاظت کرنے کے ہیں اس کے ثبوت میں تمام عربی لغات موجود ہیں۔ غیاث اللغات میں اس لفظ کی اس طرح تحقیق کی ہے۔ مہیمن بضم میم وفتح ہا وسکون تحتانی وکسر میم ثانی نگاہبان کنندہ گرا از خوف و یک تحقیقات این است کہ اسم فاعل ست از ہیمنہ کہ بمعنی حفاظت است درین صورت اصلی است ویا برائے الحاق ودیں مختار صاحب شمس العلوم وجلالین ست وبعضی از اسمائے الٰہی ست - پس فقرہ مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ قرآن انجیل کی حفاظت کرتا ہے کیونکہ پچاس اور اکیاون آیت میں انجیل کی نسبت اس طرح پر ذکر ہے*

وقفینا علی آثارھم بعیسی ابن مریم مصدقا لما بین یدیہ من التوریۃ واتینہ الانجیل فیہ ھدی ونور ومصدقا لما بین یدیہ من التوریۃ وھدی وموعظۃ للمتقین ۵ ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفسقون - صاف ظاہر ہے کہ مہیمنا علیہ کی مراد یہہ ہے کہ قرآن انجیل کی محافظت کرتا ہے - اب ہمارا سوال صرف یہہ ہے کہ محمدی علما مہربانی کر کے اُس انجیل کو پیش کریں جس کی محافظت کا قرآن خود دعویدار ہے - اگر وہ اُس انجیل کو پیش کریں جو ہمارے پاس موجود ہے تو تحریف کی نسبت اپنے منہہ کو کھولنے کی کبھی جرأت نہ کرینگے اگر اُن کے پاس کوئی اور انجیل موجود نہیں ہے تو وہ اس بات پر قایل ہو جائیں کہ قرآن کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ ہمکو اُمید ہے کہ ناظرین نور افشاں جن کو وقتاً فوقتاً محمدیوں سے مباحثہ وغیرہ کا اتفاق پڑتا ہے اس مضمون پر زور دینگے اور اس مذکورۃ الصدر آیت کو پیش کر کر اہل اسلام سے جواب لینگے نیز محمدی علما سے بھی ہماری درخواست ہے کہ اس کا جواب دیں کیونکہ یہہ وہ مسئلہ ہے کہ جس سے وہ تمام اعتراضات رفع ہو جاتے ہیں جو محمدی علما تحریف انجیل کی نسبت پیش کرتے ہیں*

اخباروں کے بغاوت آمیز مضامین

اُردو اخباروں نے یہہ ایک نہایت چھوٹی بات سمجھ رکھی تھی کہ جو کچھ دل میں آیا گورنمنٹ کی مخالفت میں لکھ مارا۔ بعض بعض اخباروں نے تو اپنے کالم پورے کرنے کے لئے گورنمنٹ کی مخالفت میں مضامین لکھنے کا ایک معمولی طریقہ سمجھ رکھا تھا اور چونکہ گورنمنٹ اُردو اخباروں پر بہت کم توجہ کرتی تھی اس لئے اخباروں کی دلیری اور جرأت روز بروز زیادہ بڑھتی چلی گئی۔ اب گورنمنٹ نے چند روز سے

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ - کالم اول

نور افشاں

پادری- اے- ایچ- یونگ صاحب- ایم- اے- ایڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی- اے + پادری پی سی اپل صاحب
اسسٹنٹ ایڈیٹرز

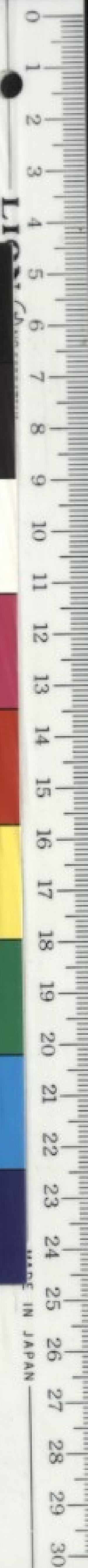
کوئی بغیر وسیلہ میرے باپ پاس جا نہیں سکتا

اے پیارے ناظرین اس امر سے تو آپ عموماً واقف ہونگے کہ یہہ دعویٰ کس کا ہے- ہاں اگر کلام ہوگا تو اس بات میں کہ ہم اس دعویٰ کو قبول نہیں کر سکتے- ایسا دعویٰ ہمارے اختیار وطاقت کو محدود کر دیتا ہے- ہم خدا کے پاس کیوں نہیں جا سکتے کون سی روک ہے جو ہم کو خدا کے پاس جانے سے باز رکھتی ہے- پھر بعض صاحبان یہہ فرمائینگے کہ ہمارا بھی ایک وسیلہ ہے اگر عیسائی حضرت مسیح کے وسیلہ سے خدا کی قربت حاصل کرینگے تو ہم بھی اپنے نبی کے وسیلہ سے بہشت کے باغ کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائینگے اور میوہ دار درختوں کے سایہ تلے حور وغلمان سے خدمت لینگے- مگر صاحبو خداوند مسیح کے اس دعویٰ پر اگر آپ غور کریں اور اس کے صحیح معنی ومطلب کو دریافت کرنا چاہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس میں کسی دوسرے نبی یا وسیلہ کی گنجایش باقی نہیں رہتی اور ہمارے سارے راستہ اور دروازہ مسدود ومسمار ہو چکے ہیں- ہم اُن کو پھر ہموار ودرست کر نہیں سکتے- لہذا ہم اس دعویٰ کی صداقت پر کچھ دیر تک غور کریں اور دریافت کریں کہ کن سببوں سے ہم بغیر خداوند مسیح کے وسیلہ باپ کے پاس دخل نہیں پا سکتے- (۱) سبب جس سے بغیر وسیلہ باپ پاس کوئی انسان نہیں پہنچ سکتا انسان کی خطاکاری وگنہگاری ہے اور اسی نے ہمکو باپ سے جُدا کر دیا اور ہم اُس کی حضوری وقربت سے گرائے گئے- کوئی چارہ وعلاج گناہ کی بُرائی کے مٹانے کا انسان کی دست قدرت میں باقی نہیں ہے- یہی وجہہ کہ دُنیا میں آج تک کوئی شخص بے گناہ نہیں ملا اور جب تک ہم بیگناہ نہوں اُس وقت تک خدا کی قربت ورفاقت کے لایق نہیں ہو سکتے- کیونکہ رفاقت وقربت دو متحد مزاج اور طبیعتوں میں ہوا کرتی ہے پر ہم میں اور خُدا کی طبیعت میں زمین وآسمان کی دوری سے بھی زیادہ فرق نظر آتا ہے اور جب تک یہہ اختلاف مٹ نہ جائے عقل ہم کو کسی طرح سے اس امر کا پورا اطمینان دلا نہیں سکتی کہ ہم اُس کی رفاقت وقربت میں دخل پا سکتے ہیں جو گناہ اور بدی کو دیکھ نہیں سکتا- پھر ہمارے بعض بھائی یہہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم گناہ کو ترک کر دیں اور پاک بن جاویں تو کیوں خدا کے پاس براہ راست نہیں جا سکتے اور پھر ہمیں وسیلہ کی کیا ضرورت باقی رہیگی- ہاں بھائیو ایسا خیال کرنا تو ممکن ہے پر محض خیال ہی خیال ہے- حقیقت سے بہت دور ہے- جب عمل کی راہ پر آنکھ کھول کر دیکھا جاتا ہے تو ہم کو وہی بات کہنی پڑتی ہے جو اوپر کہہ چکے کہ دُنیا میں معمولی انسانوں کو چھوڑ کر انبیاؤں تک کو عملی راہ سے گمراہ اور بھٹکا ہوا پاتے ہیں- کسی مذہبی تواریخ میں (باستثنأ خداوند یسوع مسیح) ایسا ایک شخص بھی نہیں ملتا جو گناہ کے داغ سے صاف وپاک ہو- حقیقت حال یہہ ہے کہ زندگی پر گناہ نے کچھ ایسی تاثیر وقبضہ کر لیا ہے کہ اُس کا ظہور وقتاً فوقتاً آزمایش کی حالتوں میں ہوتا رہتا ہے- بڑے بڑے دینداروں اور مقدسوں نے اپنے تجربہ میں اس امر کا اظہار واقرار کیا ہے بلکہ ہم جسقدر پاکیزگی میں بفضل خداوند ترقی کرتے اور گناہ سے نفرت رکھتے ہیں اُسی قدر ہم کو اپنی کمزوری اور گناہ کا زور نظر آتا ہے- پھر اگر ہم بفرض محال ایک ساعت کے لئے اس امر کو بھی مان لیں کہ آدمی گنہگار ہو کر بھی پاک وصاف ہو سکتا ہے تو بھی وہ گناہ جو ہم سے گذشتہ زندگی میں ہوئے اُن کی سزا سے رہائی اور معافی کا پیغام ہم کو نہ تو صحیفہ نیچر اور نہ سچے الہام سے بغیر وسیلہ ملتا ہے- جس حال کہ آدم کے ایک ہی گناہ نے اُس کو زندگی میں ملعون اور مرنے والا ٹھہرا کر خدا کی نزدیکی وحضوری سے جُدا کر دیا تو جنہوں نے کثرت سے گناہ کئے اُن کی معافی کی نسبت عقل کی رہبری سے کونسا تسلی بخش جواب مل سکتا ہے +

سوامی ویکانند کے لکچر گاگو ایگریشن پر ایک نظر

کچھ عرصہ ہوا کہ ہم نے بابو صاحب موصوف کے لکچر کو پڑہا اور اگرچہ بابو صاحب موصوف کے بیان میں ہندو مذہب کے اُصول سے چنداں کوئی نئی بات نظر نہیں آئی وہی پُرانی باتیں ہیں جو اکثر اور ہندو صاحبان سے سُنی اور اُن کی مذہبی اور فلسفی کتابوں میں دیکھنے میں آئیں- مگر تاہم اپنے نرالے ڈھنگ اور نئی دُنیا میں جانے اور شایستہ قوموں کے سامنے انگریزی زبان میں لکچر دینے سے ایسی شہرت حاصل کی کہ وہ بھی زمانہ حال کے پانچوں سواروں میں داخل ہو گئے- جب ہم نے اس لکچر پر اپنے ایک عزیز دوست سے جواب لکھنے کی خواہش ظاہر کی تو معلوم ہوا کہ مدراس کرسچن ریلیجس بک سوسائٹی کی جانب سے انگریزی زبان میں بڑا مبسوط جواب لکھا گیا ہے مگر تاہم راقم کے خیال میں چند سببوں سے اس کی تردید اُردو زبان میں مناسب معلوم ہوئی اور جہاں تک کہ لکچر کے جواب کی ضرورت نظر آئی اُس میں سے ہر ایک مقام کا جواب وتردید ہدیہ ناظرین نور افشاں کی جاتی ہے-

(۱) آپ فرماتے ہیں کہ وید انادی ہے یعنی قدیم ہے اس معنی میں کہ وید کوئی کتاب نہیں ہے بلکہ روحانی قوانین کا



مجموعہ ہے جو مختلف اشخاص نے مختلف زمانوں میں دریافت کئے جس طرح سے کہ نیچر کے قوانین مختلف شخصوں سے دریافت کئے گئے "۔ اگر آپ اس معنی سے وید کو قدیم ٹھہراتے ہیں تو ہمیں کچھ اعتراض نہیں ہے مگر پھر تخصیص کچھ باقی نہیں رہتی اور آپ کے اُصول کے مطابق اور کتابیں بھی جو علم اخلاق اور سائنس کے متعلق لکھی گئیں وہ بھی قدیم ٹھہرینگی - وید کی کچھ خصوصیت نہیں رہتی ✦

(۲) آپ فرماتے ہیں کہ " ویدوں کی تعلیم یہہ ہے کہ خلقت کا نہ آغاز ہے نہ آخر ہے دلیل یہہ ہے کہ اگر ایسا کوئی وقت مانا جاوے کہ جس میں کچھ بھی موجود نہ تھا تو یہہ تمام ظاہر شدہ طاقت و قدرت کہاں تھی اگر یہہ کہو کہ خدا میں بلا ظہور پوشیدہ تھی تو یہہ اعتراض لازم آتا ہے کہ خدا میں کسی وقت پوشیدہ رہتی اور کسی وقت ظاہر ہو کر محرک ہوتی ہے تو وہ تبدیل پذیر ہوا اور ہر شے جو تبدیل پذیر ہے مرکب ہوتی اور جو مرکب ہے وہ فانی ہے - لہذا ایسا وقت کبھی نہیں ہوسکتا جس میں خلقت موجود نہ تھی " (۱) ہم نہیں سمجھتے کہ پنڈت صاحب ایسی موٹی غلطی کرتے ہیں یا ویدوں کی ہی یہہ تعلیم ہے - دیانندی تو مادہ اور ارواح کو قدیم بتلاتے ہیں خلقت کو قدیم نہیں کہتے خیر ہمیں اس سے کچھ کام نہیں - مگر یہہ تو صریح غلطی ہے کہ خلقت قدیم ہے پنڈت صاحب کو اتنا خیال نہ رہا کہ وہ اپنی ہی دلیل میں خود فرماتے ہیں کہ جو چیز مرکب ہے وہ فانی ہے - تو ظاہر ہے کہ خلقت مرکب چیز ہے اسلئے کہ مختلف عناصر سے بنی ہے - پس وہ فانی ٹھہری اور اگر وہ فانی ہے تو قدیم بھی نہیں - (۲) ترکیب شدہ چیز کے لئے یہہ لازم ہے کہ جن اجزا سے اُسنے ترکیب پائی ہو وہ اجزا ترکیب شدہ چیز سے مقدم ہوں کیونکہ ظاہر ہے کہ علت معلول سے مقدم ہو مثلاً روٹی سے پہلے گیہوں کا وجود اور میز و کرسی سے پہلے لکڑی کا وجود علی ہذا القیاس خلقت بنانے سے پہلے خلقت بنانے کا سامان یعنے مادہ اور خالق کا وجود ضروری ہیں - لہذا کاریگر اور کاریگری ایک ہی وقت واحد میں ہونا محال ہیں - اب رہا یہہ امر کہ خدا میں حرکت ہونے سے تبدیلی واقع ہوتی ہے سو آپ کا نتیجہ بھی خدا میں تبدیلی ہونے کی نسبت غلط خیال پر مبنی ہے (۱) تبدیلی تو اُس وقت خدا میں لازم آویگی جب خدا منصف ہونے کی بجائے کبھی غیر منصف بن جاوے اور کبھی عالم الغیب ہونیکی بجائے بے علم رہ جاوے اور خالق ہونے کی بجائے کبھی کچھ بھی پیدا نہ کرسکے وغیرہ ✦

(۲) علاوہ اس کے ایک اور صورت بھی تبدیلی کی ہوسکتی ہے اس طور پر کہ اگر خدا قدیم میں خلق کرنے کا ارادہ نہ کرتا اور بعد کو کسی وقت میں دنیا کے خلق کرنے کا ارادہ کرتا تو آپ کہہ سکتے تھے کہ خدا میں تبدیلی واقع ہوئی مگر جس حال کہ خدا کے کلام سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اُس کے سارے ارادے ازلی ہیں اور اُس کو اپنے سارے کام ازل سے معلوم ہیں تو تبدیلی کی گنجایش کہاں باقی رہتی ہے ہاں اُس ارادے کی تکمیل ایک خاص وقت میں ہوئی - آپ بھی اس کے بالعکس نہیں کہہ سکتے اور اگر کہیں تو آپ اِس امر کا کیا جواب دینگے کہ جب خدا نے دُنیا کو پیدا کیا تو انصاف کی صفت کو ابتدا ہی میں کیونکر عمل میں لایا ہوگا تاوقتیکہ بعض انسان گناہ کرکے اُس کی عدالت اور قہر کے تحت میں نہ آئے ہوں پس انصاف کی بھی صورت اُس ہی طریق سے ظہور میں آئی جس طرح سے پیدایش کی کہ اُس نے ازل ہی میں ہر شخص کی حالت گنہگاری کو جانکر انصاف ٹھہرا دیا مگر اُس صفت کا عمل اور ظہور انسان کے گنہگار ہونے کے بعد ہوا - اسی طرح سے خلق کرنے کا ارادہ ازل میں ٹھہرا دیا مگر خلق کرنے کا فعل کسی خاص وقت عمل میں لایا گیا ✦

(۳) پھر اگر حرکت ہونے سے تبدیلی لازم آتی ہے تو پنڈت جی صاحب کو خود اس اعتراض سے حذر کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ حرکت ہونے سے قبل حرکت کرنیوالے کی ہستی لازم آتی ہے ورنہ حرکت کرنے والا اور حرکت دونوں ایک وقت میں ماننا پڑینگے اور اگر حرکت کرنے والے کی ہستی مقدم ہے تو وہ ہستی فی نفسہ ایک حالت ہے اور اُس حالت سے بقول سوامی صاحب حرکت کا فعل سرزد ہونا اُس ہستی کا تبدیل کرنے والا ٹھہرا تو اس حالت میں جو اعتراض سوامی صاحب ہم پر کرتے ہیں وہی اُن کے اوپر بھی لازم آیا تو پھر سوامی صاحب یہہ مانیں کہ خدا میں حرکت ہوتی ہی نہیں اور نہ وہ اس جہان کا خالق ہے اور یہہ جہان خود بخود قدیم سے چلا آتا ہے یا مثل اور ہندوؤں کے یہہ کہیں کہ وہ نرگن ہے اور اُس کی اُس حالت کا کچھ بیان ہو ہی نہیں سکتا ✦

سیالکوٹ کنونشن

ہمارے بعض ناظرین کو شاید معلوم ہوگا کہ لغایت ۲۸ اکتوبر تا ۱ نومبر ۹۶ء ایک کنونشن سیالکوٹ میں پنجاب کے تمام مسیحیوں کے لئے عام اس سے کہ انگریز ہیں یا ہندوستانی ہونے والی ہے ✦

اس کنونشن کے انعقاد کی خاص غرض یہہ کہ روحانیت میں مسیحیوں کی ڈوریاں لمبی اور میخیں مضبوط کی جاویں ✦

ہر روز کنونشن کے دو اجلاس جن میں انگریزی زبان میں کارروائی ہوگی ہوا کرینگے اور دو ہی اردو میں ہونگے - اور یہہ اجلاس اِسطرح پر تقسیم کئے گئے ہیں کہ اگر کوئی شخص کل میں شامل ہوا چاہے تو ہو سکتا ہے ✦

ایسے ایسے مضامین جیسا کہ بیبل کا مطالعہ بیبل کے مطالعہ کے طریق - پاک روح کے کام کی مختلف صورتیں - مسیح سے معمور زندگی سیلف سپورٹ وغیرہ وغیرہ پر بحث ہوگی رومیوں کے خط کا مطالعہ خصوصاً ہوگا ✦

پادری ڈبلیو - وہیٹ - پی - ایچ - ڈی - ڈی ڈی ✦

پادری جے - این - فورمن - ایم - اے ✦

ولیم ڈگلیٹی اسکوائیر ✦

ان جلسوں میں ہادی اور معلم ہونگے ✦

ارادہ ہے کہ بعض جلسوں میں عام بحث بھی ہو خصوصاً یہہ

مراسلات

انجیل مقدس کے مطالعہ کی ضرورت

اور فوائد

جب ہم کتاب المقدس کو پڑھتے ہیں تو عجیب عجیب باتیں نکلتی ہیں اور ان کے مصنفوں کی مختلف اغراض معلوم کرکے سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مختلف اغراض کیا تھیں؟ اب جاننا چاہئے کہ ان کی مختلف اغراض میں ایک مقدم اور مشترک غرض ہے اور وہ یہہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے خدا اور انسان کی بابت بنی آدم کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ اس مدعا کو حاصل کرنے کے لئے یہہ کافی نہیں کہ ہم صرف ایک مصنف کی ایک کتاب یا انجیل کا ایک حصہ مثلاً متی یا مرقس کی انجیل پڑھیں اور بس۔ خداوند کی زندگی اور اس کی خدمات اور ان کے فواید جاننے کے لئے از حد ضروری ہے کہ ہم نہایت غور و تجسس کے ساتھ ساری انجیل مقدس کا مطالعہ کیا کریں کیونکہ اناجیل اربعہ ہمکو مسیح کی زندگی کا کامل احوال بتلاتی ہیں پس انجیل شریف کے مطالعہ کی ضرورت اور فواید ہمکو ذیل کی باتوں سے معلوم ہو سکتے ہیں*

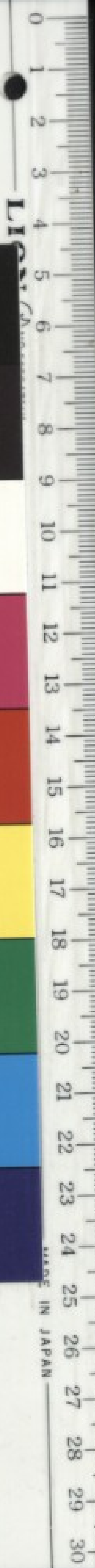
اوّل- خدا اور انسان کی بابت سچی فلاسفی اناجیل ہی میں پائی جاتی ہے یعنی یہہ کہ خدا کیا ہے اور انسان کیا ہے؟ اور خدا اور انسان کے درمیان کیا رشتہ ہے؟

دوم- جس شخص کا احوال اس میں مندرج ہے وہ ایک بے نظیر شخص بیان کیا گیا ہے نبیوں اور رسولوں اور بادشاہوں اور فرشتوں سے اس کو بڑھکر قرار دیا ہے اور خدائی کے ساتھ نسبت دی گئی ہے چنانچہ (۱) لکھا ہے کہ خداوند مسیح نے خود فرمایا کہ اس کی آمد بے مثال اور بے نظیر ہے دیکھو (لوقا ۱۰ باب ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ آیات) اور کوئی نہیں جانتا کہ بیٹا کون ہے مگر باپ۔ اور باپ کون ہے مگر بیٹا اور وہ جس پر بیٹا ظاہر کیا چاہے اور شاگردوں کی طرف متوجہ ہوکے ان سے نرالے میں کہا مبارک وہ آنکھیں جو یہہ چیزیں دیکھتیں کہ تم دیکھتے ہو۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہت نبیوں اور بادشاہوں نے چاہا کہ جو تم دیکھتے ہو دیکھیں پر نہ دیکھا اور جو کچھ سنتے ہو سنیں پر نہ سنا۔ اس کے مطابق پولوس رسول خداوند کے الہام سے یوں کہتا ہے کہ جیسا لکھا ہے کہ خداوند نے اپنے پیار کرنے والوں کے لئے وہ چیزیں تیار کیں جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں اور نہ آدمی کے دل میں آئیں۔ لیکن خدا نے ان کو اپنی روح کے وسیلے سے ہم پر ظاہر کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کی آمد اور اس کی کل کارروائی بے نظیر تھی*

(۲) اگرچہ مسیح دیگر آدم زاد نبیوں کی طرح انسان تھا تاہم وہ اپنے تئیں کسی انسانی نبی سے نسبت نہیں دیتا وہ دنیا میں پیدا ہوکے تو آیا لیکن فرمایا کہ "میں خدا سے نکلا اور آیا ہوں" (یوحنا ۸: ۴۲) اگرچہ وہ دوسرا آدم تھا لیکن وہ خداوند آسمان سے تھا" (۱ قرن ۱۵: ۴۷) وہ اپنے تئیں نبیوں کے تسلسل سے علیحدہ اور اعلیٰ قرار دیتا ہے (لوقا ۲۴: ۴۴) کہ یہہ وہی باتیں ہیں جنہیں میں نے جبکہ تمہارے ساتھ تھا تم سے کہا کہ ضرور ہے کہ سب کچھ جو موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے نوشتوں اور زبوروں میں میری بابت لکھا ہے پورا ہو" اس سے مسیح نے ظاہر کیا کہ مسیح مثل ایک نبی کے نہیں تھا۔ بلکہ وہ وہ موعود تھا جس کی سب نبی خبر دیتے گئے تھے۔ اور پھر اس نے اپنے تئیں نبیوں سے بڑا قرار دیا (لوقا ۱۱: ۳۱) اور "دیکھو یہاں ایک ہے جو سلیمان سے بڑا ہے" پر آیت ۳۲ میں "دیکھو یہاں یونس سے بڑا ہے" پھر ایک اور موقعہ پر مسیح نے اپنے تئیں ابراہیم اور دیگر انبیا سے اعلیٰ قرار دیا اور مقدم و پیشتر بتلایا یوحنا ۸ باب ۵۲ آیت۔ تب یہودیوں نے اس سے کہا کہ اب ہم نے جانا کہ تجھ پر ایک دیو ہے ابراہام مر گیا اور انبیا بھی اور تو کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے وہ ابد تک موت کا مزہ نہ چکھیگا۔ آیت ۵۳- کیا تو ہمارے باپ ابراہام سے بزرگتر ہے اور وہ مر گیا؟ انبیا بھی مر گئے؟ تو اپنے تئیں کیا ٹھہراتا ہے؟ ان کے جواب میں مسیح نے اپنی زندہ پیش ہستی کا دعویٰ کیا کہ پیشتر اس سے کہ ابراہام ہو میں ہوں" اور یہہ بھی فرمایا کہ تمہارا باپ ابراہام بہت مشتاق تھا کہ میرے دن دیکھے چنانچہ اس نے دیکھا اور خوش ہوا پھر داؤد کا نہ صرف بیٹا تھا بلکہ اس کا خداوند بھی تھا (متی ۲۲: ۴۳-۴۵) غرضکہ مسیح کی زندگی اس کی پیدایش سے لیکے عروج تک ایک ایسی الٰہی زندگی تھی کہ ان کی انسانی زندگی سے از حد فرق رکھتی ہے اب ایسی نادر اور غیر معمولی زندگی کس لئے ظہور میں آئی ہے؟ تاکہ گنہگار کو گناہ سے قایل کرے اور نجات کے لئے خدا کا فضل ظاہر کرے لب کیا ایسے شخص کی زندگی اور کاموں کا احوال اس قابل نہیں ہے کہ ہم سب مسیحی اور غیر اقوام دل و جان سے اور پورے دھیان سے انجیل مقدس کو پڑھا کریں جن میں ایسی بے نظیر اور پر فیض سوانح عمری اور الٰہی راز مندرج ہے؟ بے شک وہ اس قابل ہے کہ گنہگار انسان جس کے سر پر خدا کے عدل کی تلوار جھوم رہی ہے اس کو واجب ہے سکندر نامہ اور شاہنامہ، گلستان بوستان فسانہ آزاد عربی قرآن یا ہندی پران وید یا گوت سنیارتھ پرکاش پڑھا کرے اور تواریخ ہند یا تواریخ انگلینڈ پر اپنا مغز اور وقت صرف کر ڈالے اور اس فضل کی تواریخ کی ذرا بھی فکر نہ کرے یا نسبتاً بہت ہی کم پرواہ کرے جو اکمل سچ اور برحق ہے۔ اے معزز پڑھنے والو ان سوالوں کے جواب کوشش کرکے اپنے دلوں میں سوچو*

سوم- آفتاب صداقت کی تواریخ سے دنیا کے علوم اور تواریخ پر ایسی ہی روشنی پڑتی ہے جیسے طلوع آفتاب سے کل نیچر کی صورت پر روشنی پڑتی ہے اس لئے اس کے مطالعہ

فٹ نوٹ- اس میں اس درس کا حصہ بھی ہے جو پروفیسر پادری جی- ایل ٹھاکر داس صاحب نے ایام کمیٹی سیالکوٹ میں لکھوایا تھا- راقم ایس



ہے ہمیں دنیاوی علم میں بھی فایدہ پہنچتا ہے۔ اور ہم ان کی تہ کو غور و فکر سے سوچ سکتے ہیں +

(۱) انجیل مقدس سے عہد عتیق پر پوری روشنی پڑتی ہے اور اُس کی باتیں خاطر خواہ سمجھ میں آتی ہیں۔ اس کی پیشگوئیاں واقعات معلوم ہوتے ہیں اُس کی علامتیں اور اشارے کنائے اور اُس کے وعدے صاف نظر آتے ہیں +

(۲) انجیل مقدس میں ہم اپنے خداوند اور نجات دینے والے یسوع مسیح کو زندہ دیکھتے ہیں اس کے ساتھ آسمان کی سیر کرتے ہیں گو ہنوز زمین پر ہیں +

(۳) انجیل ہی رسولوں کے نامجات کی بنیاد ہیں جو خدا کی زندگی اور موت اور قیامت کے بیانات پر جیسے اناجیل میں مندرج ہوئی ہیں ایمان اور روحانی زندگی کا واقعی ثبوت ہیں اور اُن ہی کے بنا پر روح قدس میں خوش وقتی کی دلیل ہیں غرضکہ جو فائدہ مسیح کی اس سوانح عمری سے رسولوں اور دیگر مسیحی لوگوں نے اُٹھایا جس کے رسولوں کے اعمال اور نامجات شاہد ہیں ہم بھی اُن سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں +

(۴) انجیلی تواریخ میں اسرائیلی قوم کا بیان ہے جو قدیم زمانہ سے دیگر قوموں کے ساتھ اکثر معاملات میں اُلجھی رہی ہے جو اپنے اپنے زمانہ میں بڑی بڑی بادشاہتیں ہو گذری ہیں پس یہہ تواریخ اُن قوموں کی تواریخ کی طرف بھی رغبت دلانیوالی ہے جو خدا سے بے ایمان رہیں اور جبکہ خدا پرست قوم صرف اسرائیلی تھے دُنیا کے بادشاہوں اور قانون سازوں کے لئے اس میں سبق ہے۔ کہ معلوم کریں کل قوموں کی بے ایمانی کے درمیان خدا تعالیٰ نے کسطرح ایمان کو قایم کیا اور پھیلوایا اور اُس کو برکت دی۔ علاوہ اس کے انجیلی تواریخ کے بغیر ہم اُن برکتوں کی وجہہ نہیں بتلا سکتے جو زمانہ حال میں دُنیا کی مسیحی قوموں کو اور دوسری قوم والوں کو عطا ہوئی ہیں۔ انجیل مقدس کا مطالعہ کرو تو ان کا سبب معلوم ہوگا اور اُس کی تلاوت ہمکو اُن قوموں کی پہلی تواریخ کیطرف مایل کریگی جو اُن قوموں کی سلطانی سے زمانے کی تواریخ ہے اور سلامتی کے پہلے وہ قومیں کیسی تھیں پس یوں یہہ مقدس سوانح عمری ساری دنیا کو ہمارے سامنے رکھ دینے کا موجب ٹھہرتی ہے۔ اے معزز مضمون کو مطالعہ کرنے والے انجیل مقدس کا مطالعہ کر بیش قیمت موتی حقیقتاً اِس میں ہیں جو آخر کے سفر میں کام آتے ہیں +

(۵) نہ صرف تواریخ میں مددگار ہے بلکہ دُنیا کے جغرافیہ میں بھی انجیل ہی کا جغرافیہ بڑا کارآمد ہے مثلاً ملک کنعان ایک چھوٹا سا ملک ہے اور ظاہر ہے کہ دنیاوی معاملات میں اس کا گرد نواح کے ملکوں کے ساتھ تعلق ہوتا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا پورا جغرافیہ جاننے کے لئے قدیم مصری اور یونانی اور رومی سلطنت کا جغرافیہ معلوم کرنا ضروری ہے جن کے ساتھ باری باری اس کا تعلق ہوا۔ باوجودیکہ وہ پاک زندگی جو اِس چھوٹے سے ملک میں گذری اس زمانہ میں ہم کو کل دُنیا کا جغرافیہ جاننے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ تاکہ معلوم کریں کہ اُس مبارک زندگی کا اثر اس ملک سے کس کس ملک میں اور کن راستوں سے پھیلا +

حاصل کلام یہہ ہے کہ نہ صرف مذہب کے لئے بلکہ دُنیاوی علمی ترقی کے لئے بھی انجیل مقدس کا مطالعہ ہی ضروری اور فائدہ مند ہے۔ اگرچہ یہہ ایک چھوٹی سی سوانح عمری ہے لیکن تاہم زمین اور آسمان پر حاوی ہے اور اس لئے ہندو پنجاب کے خصوصاً مسیحی اور غیر اقوام لڑکے اور جوان اور بوڑھے۔ عورت و مرد اپنی روحانی اور عقلی اور علمی ترقی کے لئے پابند ہیں کہ انجیل مقدس کا دل سے اور غور سے مطالعہ کیا کریں۔ اِس تعلیم و تلاوت سے بڑھکر اور کوئی علم نہیں ہے۔ جو فائدہ مند ہو سکے کاش کہ سب کے سب بنی آدم جو پڑھ سکتے ہیں پڑھیں اور جو سن سکتے ہیں مقدس انجیل کو سن کر اِس سے نجات ابدی کا سچا راہنما یسوع مسیح پاکر ہمیشہ کی خوشی حاصل کریں آمین +

"توجہہ طلب امر"

یہہ بات تو سب پر آشکارہ ہے کہ انگریز مشنری صاحبان کے پہاڑ پر سے اُترتے ہی جلسے ویٹنگ وغیرہ ہمارے ملک میں زیادہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور برکت پر برکت حاصل کرنیکی اُمید ہر ایک جس طرح ہو سکے کرتا ہے کہ میں خدا کے فضل سے اس سال میں اس میٹنگ سے محروم نہ رہجاؤں سو گذرے ہفتے کے نمبر ۳۹ میں ہمنے ایڈیٹوریل نوٹس کے پہلے صفحہ پر کچھ بطور نصیحت کے سبق حاصل کیا تھا۔ اور ارادہ ہوا کہ ذرا ثبوت استحقاق کا اظہار کروں میشتر کہ ہم اپنی قربانیاں اور ہدیئے خداوند یسوع مسیح کے حضور میں لادیں اپنی خودی کو دور کریں اور اُن سب باتوں کا جنکا ذکر اگلتیوں ۵: ۱۹ سے ۲۲ تک پولوس رسول کی معرفت ہوا۔ سچا وعدہ کرکے اپنے اوپر سے اُتار پھینکیں کیونکہ اگر حقیقتاً محقق ذرا بھی نظر عمیق سے کلیسیا کی اندرونی و بیرونی حالت کو غور سے دیکھے اور پرکھے تو اُس کو معلوم ہو جاویگا کہ کینہ و حسد و خود غرضی اِس روشنی کے زمانہ میں بھی کلیسیا میں کس زینہ پر ہے اور اس وقت فریقین کے جوش کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟

اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں جا بجا* تمام کلیسیائیں ملکر ایک خاص دن روزہ کا مقرر کریں اور لوگ اُس دن کی اپنی اپنی ساری آمدنی اپنی اپنی کلیسیاؤں میں سیلف سپورٹ کے لئے دیں تاکہ کلیسیا کی ترقی و بہبودی ہووے۔ اور مقدور بھر کوشش کرکے ایک دوسرے سے معافی کی درخواست کرکے خداوند سے طرفین دعا کریں کہ صلح و سلامتی ہو اور عداوت کی بو دور دفع ہو اور اُس کی دخداوند ہیکل کے لئے صاف

* نوٹ۔ اُمید ہے کہ جناب ایڈیٹر صاحب بھی اِس بات میں ہماری مدد دینگے منہ

ستھرے روئے رکھے جاویں (متی ۵: ۲۲ سے ۲۵) پر میں تمہیں کہتاہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر بے سبب غصہ ہو عدالت میں سزا کے قابل ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو راکا کہے صدر مجلس میں سزا کے لایق ہوگا اور جو اُس کو مورہ کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا۔ پس اگر تو قربان گاہ میں اپنی نذر لے جاے اور وہاں تجھے یاد آئے کہ تیرا بھائی تجھ سے کچھ مخالفت رکھتا ہے تو وہاں اپنی نذر قربان گاہ کے سامنے چھوڑ کے چلا جا۔ پہلے اپنے بھائی سے میل کر تب آ کے اپنی نذر گذران۔ یہہ ایک اہم اور ضروری سوال ہیش تھے کون اس کا جواب دیگا کیا وہ جن میں دشمنیاں اور قضیہ ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں اِس کا جواب وہی دینگے جن کا ذکر متی ۵: ۸ یعنے مبارک وے جو پاک دل ہیں کیونکہ وے خدا کو دیکھیں گے۔ یہاں تو پاک دل ہونے کے لئے کیسی سخت ضرورت تھی۔ پھر کلیسیا کی بہتری وبہبودی اسی میں تھی کہ خواہ انگریزی مشنری ہو خواہ دیسی پادری ہو مس صاحبہ ہو بیوی صاحبہ ہو غرض کہ ہر ایک جلسوں میں شامل ہونے سے پہلے نیا جنم حاصل کرکے دعا مانگے اور فیصلہ کرکے یگانگت قایم کرے اور ظاہر کر دکھلائے کہ حقیقت میں میں اُن میں سے ہوں جو پاکیزگی کی پیروی کرتے ہیں تب دونو کی قربانی منظور ہوگی ورنہ نہیں نہیں۔ کانفرنس اور کنونشن جہاں لوگ ملکر خدا سے دعایں کریں گے کہ عالم بالا سے قوت پر قوت نازل ہو اُس وقت ایسے آدمی کی وہاں ضرورت نہیں ہے جس میں بدبو ہو۔ پاکیزہ اور لطیف یسوع مسیح کے لئے ایسے ہی سامان موجود ہونے چاہئیں کہ وہ کثیف ہوا سے یا ہمارے لوگوں کے بداعمال کی بدبو سے ذق ہوکر ہم کو باہر نکالے جانے کا حکم صادر فرماوے مناسب ولازم ہے کہ "اگر ہم روح سے زندہ ہوئے تو چاہئے کہ روح سے چال بھی چلیں۔ ہم جھوٹا فخر نہ کریں ایک دوسرے پر ڈاہ نہ کریں ایک دوسرے کو

نہ چڑائیں"۔ بلکہ بقول پولوس رسول صاحب اس فقرہ کو مدِنظر رکھیں۔ پس جہاں تک ہم داؤں پائیں سب سے نیکی کریں خاصکر اُن سے جو اہل ایمان ہیں۔

کلیسیاؤں کی ترقی واقبال کا عہد سوچنے والو کیا یہہ صفات اگر مگر کی شرط نکال کر ہم سب میں پائی جاتی ہیں؟ یہہ بھی ایک چھوٹا سوال نہیں جس کا ہر ایک آدمی جواب دے سکے گا آؤ اپنے آپ کو وزن کرکے خدا سے ہر ایک جواب دیوے۔ اِن مہینوں میں یا اس سال میں کون خداوند کی صلیب کے بہادر سپاہی کی مانند اپنے آپ کو قربان کرنے کو تیار ہے۔ اور کون اپنی خودی کو دور کرکے اِن جلسوں میں آئیں گے؟ وہ جنہیں خداوند یسوع مسیح نے نیا دل عطا فرمایا ہے اور جو پہاڑوں پر اور نیچے غم ونالہ وگریہ زاری اپنی اپنی حالتوں پر کرتے وہ جنہوں نے اپنی زندگی کو دوسروں کی زندگی کا مدعا بنا رکھا اور اپنے آپ کو سچی قربانی تیار کیے ہوئے خداوند کے جلال کے لئے کام کرتے اور چاہتے اور دعا مانگتے ہیں کہ کلیسیا پاک ہو ساری بدبو دور دفع ہو اور روحوں کے بچاؤ میں سرگرمی سے کوشش کی جاوے تاکہ خداوند کا دن جلد آوے اور خداوند کے کھیت میں کام کرنے والے خوشی وخورمی سے شادیانے بربط ساز وغیرہ بجاتے ہوئے اُس کی حمد گاویں اور اُس کی آمد سے جی میں اُن کی خوشی وصلح وسلامتی ہو۔ تب خداوند کا فضل نازل ہوگا۔ ورنہ بجائے فضل کے غضب ٹوٹیں گے۔

معزز ناظرین خداوند نے ہم سب کو ایک اور بڑا موقع دیا کہ اس کی اہانت عدالت نہ کریں۔ اور اپنے اپنے کاموں سے باز آویں بدبو کو نکالیں۔ اور صلح وسلامتی ویگانگت کا عہد قایم کریں اور نہ وہ دستاویز جو تحریری شدہ ہماری سروس بک (Service book) کے ہمراہ ملے گا۔ آئے ہم سب ملکر روزہ رکھیں دعا مانگیں۔ (خصوصاً خادم الدین وپاسٹر آپس میں راضی ہوں صلح کریں جو پیش رو ہیں) تاکہ ہمارے ملک پنجاب وہند کے لئے تازگی بخش ایام آویں۔ صاحبو نہ ہو کہ اِن مہینوں میں بھی ہم غافل رہیں اور وقت گذر جاوے اور دعایں رُکی رہیں۔ سو سب مسیحی بزرگ۔ چھوٹے بڑے میرے اِس توجہ طلب امر پر غور وفکر فرما کر جلسوں میں شریک ہوں۔

الراقم

بی۔ اے۔ خرف از بھیرہ

ایک نظر

تسلیم۔ آپ کے ریمارکس کو جو آپنے نورافشاں مطبوعہ ۴ ستمبر میں مستر راؤ تحریر کروائے ہیں پڑھکر حیران وپریشان ہوا۔ اول میرا خیال تھا کہ آپ ایک پرانے اور تجربہ کار استاد ہیں۔ اور آپ نے ضرور اپنے عہد ہیڈ ماسٹری میں جن کا آپ نے ذکر کیا اِن اغلاط کے دفع کرنے میں کوشش کی ہوگی اور ناکامیاب رہے ہونگے۔ اِس لئے آپ نے اخبار میں تحریر کئے۔ دوم اگر آپ نے مشنری صاحبان اور منیجر و بائبل ٹیچران کی غلطی یا نقص سے واقفیت حاصل کی ہوئی۔ تو ضرور تھا کہ بائبل کے مطابق متی $\frac{18}{15-16-17}$ آپ اُن کو علیحدگی میں بوسیلہ ڈاک سمجھاتے۔ اور بعد ازاں اگر وہ اپنی غفلت سے باز نہ آتے تو سوسائیٹیوں کو رپوٹ کرتے لیکن افسوس ہے آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سیدھا اخبار کا رخ کیا اور مسیح کے حکم کا خیال نہ کیا امید ہے کہ دوبارہ بذریعہ اخبار کے آپ منیجر صاحبان وہیڈ ماسٹر صاحبان اور بائبل ٹیچر صاحبان سے معافی



بچیں گے۔

ریمارک اوّل بائبل کی تسلیم کو کم وقت دیا جاتا ہے بیشک یہہ درست ہے۔ سوا ایسا کرنا چاہئے غیر اقوام کم سن بیمار بچوں کی مانند ہیں جنکی روح کو دینی بیماری ہے اب اُن کو دوائی دی جاتی ہے اور اُسکے ساتھ پانی کا اچھا حجم اور کچھ مٹھائی ہمیشہ عمدہ دوائی کا ڈوس کا حجم بہ نسبت پانی اور مٹھائی کے کم ہوگا۔ اور اگر پانی کا حجم اور مٹھائی کا مقدار بہ نسبت دوائی کے کم ہو تو بیمار کم سن بچے دوائی کو کبھی نہ کھائیں گے۔ لیکن ہمیشہ دوائی سے ڈرینگے اور ہمیشہ بیماری میں مبتلا رہینگے۔ اسی طرح مسٹر راو بائبل کی تعلیم مثل دوائی کا ڈوس ہے اور دنیاوی تعلیم مثل پانی اور مٹھائی کے ہیں۔ اگر تمام وقت بائبل پڑھائی جاوے یا زیادہ حصہ سکول میں بائبل ہو تو لڑکے سکول سے بھاگ جائینگے اور بالکل روحانی بیماری اور دین حق کی پہچان سے دور رہیں گے۔

دوئم بائبل کے سالانہ امتحان کی بھی پروا نہیں ہوتی۔ یہہ ریمارک بالکل فضول ہے اخبار کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیرنگ ہائی سکول بٹالہ کے تین لڑکوں نے جلال الدین حسن ولیم۔ اور فخر الدین نے لیک میموریل کا انعام پایا جنکو مبارکبادی دیتا ہوں۔ اور فخر سے کہتا ہوں کہ اس اعلےٰ سکول کے لڑکے ہر سال لیک میموریل کے امتحان میں انعام پاتے ہیں۔ ایک لڑکے نے چرچ مشن نارووال سے انعام پایا۔ ایک نے سی۔ ٹی۔ ہائی سکول سیالکوٹ سے انعام پایا۔ کیا یہہ سالانہ امتحان ہے یا یہہ روزانہ ہے۔ اور علاوہ اسکے جہانتک میں نے سنا ہے اور دیکھا ہے ہر ایک مشن سکول میں بائبل کیلئے خاص انعام دیا جاتا ہے۔ مشن سکول بٹالہ میں سالیانہ انعام دئے جاتے رہے شاید مسٹر راو نے خداوند سے دعا نہیں کی ہوگی جسوقت مشن سکولوں پر نظر کیا ہوگا انصاف کی آنکھ کا استعمال ہمیشہ کرنا چاہئے۔

سوئم۔ لڑکوں کے چال چلن پر بھی اتنا خیال نہیں کیا جاتا جہانتک غیر اقوام سے سنا گیا ہے تمام کا یہہ خیال ہے کہ مشن سکولوں کے لڑکے بہ نسبت دیگر سکول کے زیادہ مہذب دیندار اور پاکیزہ صفات ہیں۔ اگر پبلک انہیں پر فیصلہ کریں۔ تو مشن سکولوں کی نگرانی چال چلن کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔

چہارم انسپکٹر صاحب کا ہر وقت خیال رہتا ہے اس ریمارک کا میں جواب نہیں دیتا۔ صرف بائبل دیگی۔ افسیوں ۲/۶ و ۔ تطاوس ۲/۲ طیطس ۲/۲ و پطرس ۲/۱۸۔

پنجم۔ گرانٹ اور سرٹیفکٹ کے جھمیلے اور ڈر سے مشن سکولوں کی اصلی پالیسی کے عمل کرنے میں بہت فرق آجاتا ہے مسٹر راو میں افسوس کرتا ہوں ۔ بلکہ ہر ایک جانچ عقل والا خیال کر سکتا ہے کہ جب سرٹیفکیٹڈ معلم مشن سکول میں رکھے جاوینگے تو مشن سکولوں کو تقویت اور انکی استعانت ہوگی۔ عمدہ سٹاف کے ہونیسے زیادہ طلبا سکول میں آئینگے۔ اور اسی طرح نبی کی انمول مکتی کا اشتہار عمدہ طور سے سننے کا موقع پاوینگے مسٹر راو اس سے بیشتر کہیں گڈ بائی کہوں ایک عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ ایک اور مضمون اپنے گذشتہ مضمون کی تردید میں لکھیں اور اپنے وقت کو ان باتوں میں صرف نہ کریں اور سُنئے کہ بائبل کیا کہتی ہے متی ۷/۱۔ و قاینچ۔ رومیوں ۱۴/۱۰ و ۱۳۔ قرنتیوں ۲/۱۲ خداوند آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مدد کرے۔ آمین

مسیح کا خادم جان ولیم ولسن از کانگرہ مشن سکول

واقعات و آرائیں

دینی جلسے مصوری میں

پانچ دن تک یعنے ۶ ستمبر سے لیکر ۱۰ تک میٹنگیں خوب دھوم دھام سے ہوتی رہیں۔ دو دو فعہ فی دن جلسے منعقد ہوئے۔ مندرجہ ذیل صاحبان نے وعظ فرمائی۔ جینویر صاحب اور یونگ صاحب۔ اے۔ پی مشن۔ ڈاکٹر میلنسن صاحب اور اُنکے صاحبزادہ منیسل صاحب۔ ایم۔ ای مشن۔ مس نیلیں صاحب زنانہ مشن۔ لاشل صاحب۔ اے۔ یو۔ پی مشن پسرور۔ جونز صاحب آگرہ بپٹسٹ مشن۔ و ہندوستانی صاحبان حضرت حجاج اور حبیب صاحب۔ اور مصنف حال پیلی صاحب سیالکوٹ والے مسیحی حاضرین

اوسطاً کوئی ستر تھے انکے قطع نظر ولایتی صاحبان بھی آیا کرتے تھے مضامین نہایت ہی عمدہ تھے۔ گناہ کی کراہیت۔ مسیح کی موت۔ بدی پر غالب آنا۔ اور اُنکو بچانیکی ضرورت۔ گناہ کا خواہ ادنیٰ خواہ اعلیٰ بالکل چھوڑ دینا۔ روح پاک کا ہم کو طاقت اور فتح دینا۔

ایسے ایسے پُر تاثیر مضامین کا ذکر بلکہ پورا بیان ہوا۔ بہتوں نے اقرار کیا کہ ہم نے فی الحقیقت خدا سے اعلیٰ درجہ کی برکت پائی ہے۔ ساری حمد خدا کی ہو جسنے نہ صرف سُننے والوں پر بلکہ واعظوں پر بھی اپنی روح پاک کی بارش اُنڈیلی اور اُنکو اپنی بیحد دولت سے مالا مال کیا۔ اُسکی تعریف کی جائے آمین ثم آمین

اس بیان کو پڑھکر جو ناظرین کے سامنے پیش کیا گیا ہے امید ہے کہ ہر ایک اپنے آپ کو جانچیگا اور یہہ سوال کریگا کہ میرا خدا کے آگے کیا حال ہے۔ ضرور جوان باتوں پر غور کریگا اقرار کریگا کہ جیسا ہونا چاہئے میں نہیں ہوں۔ اس بُری حالت کی کیا اسباب ہیں۔ ہم معلوم کریں کہ ہمارے پاکیزہ نہ ہونیکی کیا وجہ ہے۔ اُسکے آگے گھٹنے ٹیک کر اُسکی حضوری میں اگر ضرورت پڑے روئے بھی ہم وعدہ کریں کہ ای خدا اگر تو مجھہ گنہگار پر جو پاک ہونے میں رُکاوٹ ہے ظاہر کرے تو میں تیرے فضل سے حتی الوسع کوشش کرونگا کہ اُسے نکالڈالوں تو میری کمزوری کا مددگار ہو

یہہ امر مدنظر رکھا جائے کہ لفظ پاک سے یہہ مراد نہیں ہے کہ کوئی قدرے پاک ہو اور کسیقدر خدا کی مرضی کے خلاف بھی چلے نہیں مراد یہہ ہے کہ وہ گناہ اور بدی اور خرابی اور برائی کو ترک کرے اور صرف خدا کے حکموں کی تعمیل کرے۔ ایک ادنیٰ سی بات بھی نہ رہ جائے جس سے خدا ناراض ہو۔ کیا امکان نہیں کہ ہم خدا کو خوش کریں؟ کیا رب العالمین کی قوت محدود ہو گئی ہے کہ ہم عاصیوں کو گناہ سے نہ بچا سکے؟ ایسا کفر کوئی نہ بکے۔ خدا نجات دہندہ الٰہی ہے نہ صرف جہنم سے بلکہ گناہ سے بھی

یہہ بڑے شکر کی بات ہے کہ آج کل ان باتوں کا چرچا ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ تھوڑے عرصے میں اس پاکیزگی کے مضمون پر ایسا زور دیا جائے کہ ہر ایک خوب اچھی طرح سے جانیگا کہ سب مسیحیوں کو روح سے معمور ہونا ضرور ہے۔ اور کوئی یہہ گمان نہ کرے کہ صرف پادریوں اور کارندوں کو پاک ہونا چاہئے۔ صرف پادریوں اور دین کے حامیوں کو بلکہ سب عیسائیوں کو خواہ دیہاتی خواہ شہر کے رہنے والے ہوں۔ ای ہمارے بادشاہ تیری بادشاہت ہمارے بیچ میں آئے۔ اولاً ہمارے دلوں میں تاکہ ہمارا ہر ایک خیال ایک بھی پاک صاف ہو جائے۔ ثانیاً ہمارے ملکمیں کہ سب لوگ تیرے سچے فرزند ہیں۔ ہم تیرے بیٹے عیسیٰ کی خاطر مانگتے ہیں۔ آمین

اجمیر میں میلا رام لیلا

اور

خاکروبان کی آزادی

کنوار کا مہینہ بھی ایک انوکھے یا نرالے ڈھنگ کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ کے ابتدائی ۱۵- روز تو غم کے روز خیال کئے جاتے ہیں- یعنی اہل ہنود اپنے متوفیان کی یادگاری میں کچھ نہ کچھ بطور خیرات کرتے ہیں- اس کی نسبت اُن کا یہہ خیال ہے- کہ زاغ یا برہمنوں کو جو کچھ کھلائینگے وہ سب کچھ متوفیان کو پہنچیگا- (اس کی نسبت پھر کسی وقت ہم صیغہ مراسلات میں ذکر کرینگے) اور آخری پندرہ روز میں شری راجہ چندر جی مہاراج کے کرشمات میں صرف کئے جاتے ہیں- ہند کے ہر ایک صوبہ میں (علاوہ شرقی بنگالہ اور آسام) رام لیلا کیجاتی ہے- اس میں چند نوخیز اطفال کو رام لکشمن سیتا وغیرہ بنا کے سب کچھ کرکے دکھلاتے ہیں جو کچھ کہ شری مہاراج نے اپنی عین حیات میں کیا تھا- ہمارے شہر اجمیر میں اس کے کرتا دھرتا پنڈت منی کرم باجپیئی ہیں آپ سب کچھ چندہ وصول کرکے کرتے ہیں لیکن اس قحط سالی کی وجہہ سے اس سال چندہ کچھ کم ہوا اس سے کچھ رنگ پھیکا رہا- اس میلے کا انتظام گورنمنٹ کی جانب سے ایسا عمدہ رہتا ہے شاید کہ اجمیر کے کسی مذہبی میلے کا نہ ہوتا ہو- احاطہ کے اندر کوئی شخص بلا پاس ہرگز داخل نہیں ہو سکتا ہے- اور پاس بھی حکام و نیز رؤساء اعظم و اخبار نویسوں کے کسی کو نہیں دیئے جاتے ہیں اور یہی خاص وجہہ ہے کہ بدچلن لوگ داخل نہیں ہو سکتے ہیں- اکثر مسیحیان و اہل اسلام خیال کرتے ہیں کہ رام لیلا کی رسم ایک واہیات رسم ہے- لیکن ہم جانتے ہیں کہ مذہب ہنود کے تمام میلوں اور رسومات میں صرف ایک رام لیلا ہی ہے جس سے کہ دہقانی سے دہقانی بھی ایک عمدہ سبق حاصل کر سکتا ہے- اوّل بات جو اس میں بتلائی جاتی ہے وہ یہہ ہے کہ رام چندر جی مہاراج کا اپنے والدین کی فرمانبرداری کرنا- دوم سیتا جی کا اپنے خاوند کے ساتھ دکھ بھوگنا اور آزمایش کے وقت پاک دامن ہو کے رہنا سوم بھرت جی کی برادرانہ اُلفت کا ظاہر ہونا- چہارم ایک ظالم بادشاہ کو کفر کردار کو پہنچانا- غرضیکہ ہمارے دیکھنے میں کوئی ایسی بات نہیں آئی جو کہ قابل اعتراض ہو- علاوہ ازیں اگر اس کا دوسرا تواریخی پہلو دیکھا جائے تو راجہ چندر جی کی تعریف اور انصافانہ کارروائیوں سے اوراق تواریخ سیاہ ہو رہے ہیں- واقعی یہہ لوگوں کی غلطی ہے جو اُن کو پرمیشور کہہ اُٹھتے ہیں- لیکن ساتھ ہی اس کے اُن کے ایک اچھے مہاتما ہونے میں کسی طرح کا کلام نہیں- بہ حیثیت اخبار نویسی ہمارے پاس بھی پاس آگیا تھا اور ہم ہر ایک جلسہ میں حاضر ہوئے- لیکن ان تمام باتوں کے ساتھ ایک بات کا رونا باقی رہا- ہمارے ساتھ اور بھی کئی ایک اخبار نویس تھے ہم لوگ مزے کے ساتھ شامل رہے تھے اُس وقت مہتروں کا ایک غول کا غول زرق برق پوشاک میں ظاہر ہوا اول ہم لوگوں نے خیال کیا کہ شاید یہہ لوگ ریاست ٹونک کے رئیسوں میں سے ہیں- اُسی وقت "راجپوتانہ گزٹ" کے اسٹاف میں سے ایک صاحب بول اُٹھے کہ "جناب عالی یہے تو انگریزی عملداری کے کرشمے یعنی خاکروب لوگ ہیں- ہم منھہ میں اُنگلی دبا کے رہگئے- ہم نہیں چاہتے کہ کسی کو بنظر حقارت دیکھا جائے لیکن بھنگی تو آخر بھنگی ہی ہے- ہماری گورنمنٹ کو ضرور بالضرور کوئی نہ کوئی ایسا قانون پاس کرنا چاہیے کہ جس سے رذیل خصوصًا مہتر لوگ وہ لباس نہ پہننے پایا کریں جو کہ رؤساء اعظم پہنتے ہیں کیونکہ اس سے اندیشہ فساد کا ہے +

(رپورٹر)

آجکل- شہر اجمیر میں سوامی رلا رام جی اور پنڈت گنیش دت جی خوب سناتن دھرم پر لیکچر دے رہے ہیں- یا دوسرے معنی میں یوں کہئے کہ آریوں کی قلعی کھول رہے ہیں- بڑی عمدہ بات ہے +

پنڈت نراین داس جی اجمیر

اور

"آریہ ورت"- دانا پور پر لائبل کی طیاری

حضرات یاد رہے کہ جہاں ہمارے معاصرین اخبار نویس کو گورنمنٹ بیجا تحریرات کی وجہہ سے سزا دے رہی ہے- وہاں ساتھ ہی اس کے ایک دوسرے کے ساتھ خود بخود لڑ رہے ہیں- دیکھئے "آریہ ورت" دانا پور نے پنڈت نراین داس جی اڈیٹر "وشنو ہتیشی" اجمیر کو بانی- پی پی کے ایسے الفاظ لکھے ہیں جس سے کہ پنڈت جی صاحب کی سخت بعزتی ہوئی ہے- اب پنڈت جی کا ارادہ ہے کہ ازالہ حیثیت عرفی اخبار مذکور پر کریں +

ہم لکھتے لکھتے عاری آگئے کہ دیانندی فی زمانہ بیجا کچھ ملک میں نفاق کا تخم بو رہے ہیں اور کوئی دوسرا فرقہ ایسا نہیں کرتا- ہماری بھی یہی صلاح ہے کہ پنڈت نراین داس جی صاحب ضرور بالضرور اس میں قانونی سٹیپ لیں اور "آریہ ورت" کو مزہ دکھاویں تاکہ پھر کسی کو دشنام دہی نہ کرے- اس مقدمہ کے مفصل حالات ہفتہ آئندہ ہدیہ ناظرین ہونگے (رپورٹر)

بپتسمہ نو

۴- اکتوبر ۱۸۹۶ء کو بروز پیر آمرتہ خاص ضلع چھندواڑا میں بدست پادری اے- جی- ڈینیلس صاحب سویڈش مشنری ۴۴- اشخاص کو بپتسمہ ملا- ان میں ۱۴ مرد اور ۱۰ عورتیں ۱۴ لڑکے اور ۶ لڑکیاں ہیں- جن میں ۴ گونڈی او نار- ۳۸ گونڈ اور ۲ کتیا ذاتوں کے ہیں +

سب مسیحی بھائیوں اور بہنوں سے یہہ عرض ہے کہ ان نومریدوں کے واسطے خداوند مسیح سے دعا کریں کہ وے اپنے ایمان اور اقرار میں قایم رہیں تاکہ اس گونڈوانے میں ان کی روشنی بھی

حکے کہ اور دوسرے گوند لوگ بھی جلد مسیح کے جھنڈے کے نیچے آ کے اپنے دلوں میں آرام پاویں اور ایک بڑی جماعت گوند مسائیوں کی یہاں ہو جاوے + آمین

عالمگیر دعا کے ہفتے کے مضامین

جو ایونجلیکل الائنس کیطرف سے مقرر کئے گئے

جنوری ۲-۹ سنہ ۱۸۹۸ء

اتوار- جنوری ۲- وعظ

خدا کے لوگ خداوند کی نزدیک رہتی اور روشنی میں چلتے ہیں

"بنی اسرائیل کی ساری جماعت سے کہہ کہ خداوند کے نزدیک آؤ" خروج ۱۶: ۹ +

"اے یعقوب کے گھرانے تم آؤ کہ ہم خداوند کی روشنی میں چلیں" یسعیاہ ۲: ۵ +

"پر اگر ہم نور میں چلیں جس طرح وہ نور میں ہے تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں۔ ۱ یوحنا ۱: ۷ +

پیر- جنوری ۳- گناہ کا اقرار اور شکر گذاری

انکساری اور اقرار- مسیح جیسا ہمارا مزاج نہ ہونے کے باعث سے- سچائی کے لئے وفادار رہنے کے سبب- اپنے بیش قیمت حقوق سے لاپرواہ رہنے یا اُس کا مناسب استعمال نہ کرنے کیلئے- مسیح کے لئے گواہی دینے میں پوری دلیری نہ ہونے کے باعث سے- رومی ۶/۱-۴ متی ۲۵/۱۴-۳۰

شکر گذاری اور حمد- الہامی سچائی کے لئے- روح القدس کے نزول کے لئے- خدا کے وعدوں کے لئے-

چین اور دیگر ملکوں میں کہ جہاں مشن کا کام جاری ہے بادشاہت سنائے جانے کے انجیل کی ترقی ہونے کے سبب سے

۱۴۵ زبور ۱-۱۳- افسیوں ۲/۱-۱۶ +

دعا- کہ مسیح کی بادشاہت اُس کے تمام لوگوں کے دلوں اور دنیا میں پھیل جاوے- یسعیاہ ۹: ۱-۷ مکاشفات ۱۱/۱۵-۲۱

منگل- جنوری ۴- کلیسیا جامع

دعا- کہ کلیسیا میں وہ روحانی مزاج اور طبیعت زیادہ پائی جاوے کہ جس کا ذکر نئے عہدنامے میں پایا جاتا ہے کہ ایماندار اپنے تئیں کُلی طور سے خداوند کے حوالے کریں اور کہ روح القدس کے اثر سے روحانی زندگی میں بڑھیں اور کہ انجیل کے خادم مسیح کی روح سے بھر جاویں کہ سچی یگانگت اور محبت بڑھ جاوے- افسی ۴/۱-۶ مکاشفات ۲/۱-۱۳ +

بدھ- جنوری ۵- قومیں اور اُن کے حکمران

دعا- کہ وہ سب جو صاحب اختیار ہیں خدا کی نسبت کہ جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے اپنی ذمہ واری کو پہچانیں اور جو کچھ کریں خداوند کے لئے کریں نہ کہ آدمیوں کے لئے اور کہ خداوند کا دن مانا جاوے اور بے انصافی- شراب نوشی اور ظلم بند ہو جاویں اور کہ تمام بنی آدم میں صلح سلامتی اور برادرانہ محبت کی ترقی ہووے- دانیل ۴/۱-۱۲ تیمتھیس ۲/۱-۴ +

جمعرات- جنوری ۶- خاندان اور سکول

دعا- کہ مسیحی گھرانوں میں گھرانے کی دعا قایم ہووے اور کہ اس بات کا خیال کیا جاوے کہ گھرانے والوں کے دل تبدیل ہوویں- گھرانے کی زندگی پاک اور محبت کی زندگی ہووے- کہ سکولوں- کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پاک کلام کی تعلیم دیجاوے اس غرض سے کہ نوجوان بے غرض دوسروں کی بھلائی کے لئے مفید ہونے کی خاطر اپنی زندگیوں کو خدا کے حوالے کریں- یشوع ۲۴/۱۴-۲۲- ۱۳۳ زبور- فلپی ۴/۴-۱۳ +

جمعہ- جنوری ۷- غیر ممالک کے مشن

حمد- اس صدی میں مشنری روح کے بڑھنے اور نشو و نما ہونے کے لئے +

دعا- کہ تمام مسیحی جماعتوں میں سچے خدا پرست اور وفادار مشنری اُٹھیں اور کہ نئے مرید ایمان میں مضبوط ہوں- کہ دیسی خادم الدینوں کی تعداد اور اُن کے مفید ہونے میں ترقی ہووے اور کہ رومن کیتھولک- ہندو اور محمدی ملکوں میں جو جہالت- تعصب اور غلط فہمی کے سبب انجیل کے پھیلانے میں روکیں پیدا ہوتی ہیں دور کی جاویں ۲ زبور- رومی ۱۰/۱-۲۱ +

سنیچر- جنوری ۸- ہوم مشن اور یہودی

دعا- کہ مسیحی اپنے پڑوسیوں اور ہم وطنوں کی روحانی بھلائی کے لئے بہت ہی کوشش کریں اور کہ ہوم مشنری سوسائٹیوں اور کام کرنے والوں کے کام پر خدا کی برکت ہووے اور کہ خدا کے قدیمی لوگ مسیح کے گلے میں شامل کئے جاویں-

اعمال ۱/۱-۱۰ مکاشفات ۷/۴-۱۲ +

اتوار- جنوری ۹- وعظ

خدا کے لوگ- دنیا میں اُس کے گواہ۔ "تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہے" یسعیاہ ۴۳/۱۰ "زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے" اعمال ۱/۸ +

نوٹ- حسب موقعہ یہہ مضامین بڑھائے گھٹائے یا تبدیل کئے جاسکتے ہیں +

شادی

۹- اکتوبر ۱۸۹۷ء کو ساڑھے چار بجے شام کے وقت پریسبیٹیرین چرچ لودیانہ میں ہمارے اسسٹنٹ ایڈیٹر پادری ایچ گولکناتھ کی شادی لودیانہ کی کلیسیا کے سابق پاسبان پادری جے- بی ڈیلیس کی صاحبزادی مس ہلڈا ڈیلیس سے ہوئی- وقت مقررہ سے پہلے گرجا پھول پتوں وغیرہ سے خوب سجایا گیا تھا اور بہت سے مسیحی بھائی اور بہن بیرونجات سے اُس موقعے کے لئے تشریف لے آئے تھے پادری اے- ایچ- یوئنگ- اور پادری سی- بی- نیوٹن صاحبان نے شادی کی رسم ادا کرائی- شادی کے بعد پادری ڈیلیس کے مکان پر سب لوگ جمع ہوئے- جہاں کہ سب کی مٹھائی اور چاء وغیرہ سے خوب خاطر تواضع کی گئی- اور حسب موقعہ چند تقریریں بھی کی گئیں دُلہا کے ایک رشتے دار نے نہایت خوبی کیساتھ جب [illegible] بھی بجایا- پھر شام کو ساڑھے سات بجے کے وقت بھائی اور بہن کھانے کے لئے اکٹھے ہوئے- پونے نو بجے کی گاڑی میں دُلہا اور دُلہن پھلور کیطرف روانہ ہوگئے- اِس موقعہ پر ہم دُلہا اور دُلہن کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ دونوں

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن ۷ اکتوبر۔ مینشن ہوس قحط کے امدادی چندے کے بند کرنے کے تعلق جو جلسہ ہوا اُس میں لارڈ میئر نے بیان کیا کہ یہہ چندہ سب سے زیادہ تھا جو کبھی جمع کیا گیا اور اس کے جمع کرنے میں بہت ہی کم خرچ ہوا ہے + **لارڈ** جارج ہملٹن نے جو بڑے فائدے اس فنڈ سے ہوئے ہیں اُنپر تقریر کی۔ لارڈ میئر اور کمیٹی کی پبلک خدمات کی ادائگی کا شکریہ ادا کیا +

میڈرڈ ۷ اکتوبر۔ سپینش کیبنٹ نے کیوبا کو سپین کی حکومت کے ماتحت خودمختاری عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے مگر جب تک ضروری ہے باغیوں کے برخلاف جنگ جاری رکھا جاویگا +

فورٹ لوکھارٹ۔ ۷ اکتوبر۔ سرحدستا اور خانگی کے گرد نواح کے اورکزئی فصل کاٹنے میں مشغول ہیں اگرچہ وہ ابھی پک نہیں گئی ہے۔ افواہ ہے کہ آیندہ جمعرات کی رات کو ستا پر حملہ ہوگا +

بمبئی ۷ اکتوبر۔ رام چندر نارائن ایڈیٹر اور کرشناجی دھوندیو پرنٹر ستارا کے اخبار پرتودا نے اُس جج ستارا کے فیصلے کی اپیل ہائی کورٹ بمبئی میں دائر کی ہے جہاں سے اول کو دائم اور دوسرے کو ۷ برس کی عبور بدریا شور کی سزا ہوئی تھی +

لنڈن ۸ اکتوبر۔ لارڈ جارج ہملٹن نے مینشن ہوس کے کل کے اجلاس میں تخمینہ لگایا کہ قحط کا خرچ جو گورنمنٹ ہند نے اُٹھایا ایک کروڑ پونڈ ہے +

شملہ ۸ اکتوبر۔ جنرل سر ولیم لوکھارٹ نے تیراہ کے آفریدی اور اورکزئیوں میں اشتہار جاری کیا ہے کہ ۱۸۹۱ء کے عہد و پیمان کے توڑنے کی سزا میں تمام سروس الاؤنسز جو اب تک عطا ہوتی رہی ہیں ضبط ہو جائینگی + **یہہ بھی** اشتہار دیا ہے کہ سرکار انگریزی نے قصد مصمم کیا ہے کہ اپنی فوج کو تمہارے ملک کے درمیان سے گذارے اور گورنمنٹ کے آخری فیصلہ کا اشتہار دیا جاوے + **صلاحاً** مشتہر کیا ہے کہ اگر تم زاید نقصان اُٹھانے سے اپنے کو بری کیا چاہتے ہو فوراً اطاعت قبول کرو۔ لیکن اگر فوج کے بڑھنے کی مخالفت کیجاویگی تو اس سے زیادہ سزا کے مستوجب ہوگے +

الہ آباد۔ ۸ اکتوبر۔ اخبار پائونیر کے ایک لنڈن کے تار کی خبر ہے کہ سرحدی بغاوت کی نسبت وائسرائے کی تجویزات پہلی مرتبہ سکرٹری آف سٹیٹ کی منظوری حاصل کرنے کو بھیجی گئی تھیں + اس کے جواب میں لارڈ جارج ہملٹن نے گورنمنٹ ہند کو اس معاملہ میں پوری آزادی دی ہے لیکن شراکت کا وعدہ دیا ہے اگر کوئی ذمہ واری کسی امر میں جس کو وائسرائے تجویز کرے اُٹھانی لازم ہوگی +

معاملات ہند کے ماہروں میں انگلستان میں لارڈ الگن کے صبر۔ دلیری اور قوت فیصلہ کی جو ہندوستان پر متواتر آفتوں کے بارے میں اُنہوں نے ظاہر کی ہے بڑی تعریف ہے + سمجھا جاتا ہے کہ اگر وائسرائے منظور فرماویں تو اُن کے اختتام ایام حکومت پر اضافہ کا اشتہار عنقریب ہونے والا ہے +

بمبئی ۸ اکتوبر۔ تلک نے گورنر کی کونسل کے ممبر ہونے سے استعفا دیا ہے +

لنڈن ۹ اکتوبر۔ اخبار ٹائمس کا پیرس کا کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ طاقتہائے یورپ میں سے کسی طاقت نے مدت تک مصر کے معاملے میں انگلینڈ سے گفتگو نہیں کی لیکن فرانس نے ایک سال گذرا ہے روس سے دریافت کیا تھا کہ اگر فرانس عہد و پیمان کو ترک کرے اور جنگ پر آمادہ ہو تو کیا روس بیری مدد کریگا۔ روس نے جواب میں فرانس سے استدعا کی کہ وہ انگلستان کو غصہ دلانے سے باز رہے +

جمرود ۱۰ اکتوبر۔ دشمن معلوم دیتا ہے کہ پھر آس پاس جمع ہو رہے ہیں۔ کپتان ایف۔ این۔ جونس اور کارپورل والش اور دو گھوڑے گولی سے مارے گئے کپتان جونس ابھی انگلستان سے چھ مہینے کی چھٹی سے واپس گئے تھے +

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ دمودر چیپکار جو قتل پونہ کے معاملہ میں پولس کے زیر حراست ہے بمبئی میں لایا گیا اور پولس تحقیقات کر رہی ہے +

لنڈن اکتوبر ۱۲۔ بابعالی نے دول یورپ کے سامنے تجویز پیش کی ہے کہ کریٹ کے کل باشندوں سے محمدی اور مسیحی ہتھیار لے لئے جاویں اور یہہ کہ ایک مسیحی عثمانی رعایا میں سے گورنر مقرر کیا جاوے جسکو بابعالی دول یورپ کی رضامندی سے مقرر کریگا +

لنڈن اکتوبر ۱۲۔ مسس ایم ہنٹر زوجہ ولیم ہنٹر پلیگ کمیشن کی ممبر جو اس ہفتہ ہندوستان کو روانہ ہونے والی ہیں مقرر کی گئی ہیں +

بمبئی اکتوبر ۱۳۔ ٹائمس آف انڈیا بیان کرتا ہے کہ ۱۲ بنگال کیولری نمبر ۲ مقیمہ انبالہ سے ہتھیار اور گولہ بارود لے لیا گیا + **راسی** اخبار کو خبر ملی ہے کہ ایک اور بمبئی کی رجمنٹ میں سرکار کی طرف سے بدگمانی پھیلی ہوئی ہے مگر یہہ خبر تصدیق کی محتاج ہے +

مضامین مفید المبتدین

نامہ بر کبوتر

ایک دن کا ذکر ہے کہ دو لڑکیاں مسمات مریم و عزیزہ اپنی والدہ کے ساتھ بائبل پڑھ رہی تھیں۔ جب وہ اس آیت پر آئیں کہ "مسافر پروری کو مت بھولو کیونکہ کتنوں نے بن جانے فرشتوں کی مہمانی کی ہے" (عبرانیوں ۱۳:۲) تب مریم نے اپنی ماما سے پوچھا کہ ماما جی اس آیت کے کیا معنے ہیں اور بن جانے لوگ فرشتوں کی کیونکر مہمانی کرسکتے ہیں ۔

اُس کی ماما نے کہا کہ بیٹی چونکہ فرشتے اکثر اوقات آدمی کی صورت میں ظاہر ہوئے ہیں چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دو مسافر حضرت لوط کے گھر تشریف لائے اُس نے رات بھر اُن کی مہمانی کی کیونکہ وہ حقیقت میں آدمی نہ تھے بلکہ خدا کے فرشتے تھے اور خدا نے اُن کو اِس غرض سے بھیجا تھا کہ حضرت لوط کو کہیں کہ اِس شہر سے جس میں وہ رہتا تھا بھاگ جائے کیونکہ یہہ شہر جلد برباد کیا جائیگا۔

اِس پر عزیزہ نے پوچھا کہ اگر ہم تمام اجنبی مسافروں کی مہمانوازی کریں تو کیا اِن شریر لوگوں سے جو ہم کو نقصان پہنچانے کو آتے ہیں دھوکا نہیں کھائیں گے۔

اُس کی ماما نے جواب دیا کہ ہاں ممکن تو ہے مگر تاہم بھی ہم کو خدا کے حکم کی تعمیل ضروری ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر ہم اُس کا حکم بجا لانے کی کوشش کریں تو وہ خود ہماری حفاظت کریگا اِس بات کو مفصل بیان کرنے کے لئے میں تم کو ایک کہانی سُناتی ہوں۔ چونکہ لڑکیاں کہانی سُننے کی بہت مشتاق ہوتی ہیں کہانی کا نام سُنکر بہت خوش ہوئیں۔ اُن کی ماما نے کہا کہ بہت مدت ہوئی کہ ایک جرمنی سردار وطن مولود کے ایک قلعہ میں رہتا تھا اُس کی ایک چھوٹی لڑکی تھی جس کا نام فریڈا تھا اور اُس وقت وہ ملک جہاں وہ سردار رہتا تھا حالت تزلزل میں تھا کیونکہ مختلف شہزادے اور سردار آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے تھے اور اکثر اوقات فریڈا کا والد بھی اُن میں شریک ہوا کرتا تھا اِس وجہ سے بہت لوگ اُس کے دشمن ہوگئے۔ ایک دن فریڈا اپنی ماما کے ساتھ قلعہ کے صحن میں بیٹھی تھی کہ یکایک اُنہوں نے ایک پھڑپھڑاہٹ کی آواز سُنی اُنہوں نے اُن پر نظر کی تو دیکھا کہ دو پرندے اُن کی طرف اُڑے آرہے ہیں اُن میں سے ایک کبوتر ہے اور دوسرا باز جو کہ اُس کو پکڑ کر کھا جانے کی دُھن میں تھا وہ کبوتر اپنی جان بچانے کے لئے نیچے کی طرف اُڑا اور فریڈا کے مونڈھے کے پیچھے پناہ گزین ہوا۔ اب باز نے دیکھا کہ شکار ہاتھ سے بچ نکلا تو مجبوراً جنگل کی طرف اُڑ گیا۔ فریڈا نے فوراً اُس کبوتر کو اُٹھا کر اپنی گودی میں بٹھایا جوں ہی فریڈا نے اپنے ہاتھ اُس کے ملایم پروں پر پھیرے فوراً اُس کا ڈر جاتا رہا اور بے خوف اُس کی گودی میں سو گیا اُسی دن سے فریڈا نے اُس کبوتر کو ایک خوبصورت پنجرے میں رکھا اور وہ کبوتر بھی اُس کو ایسا پیار کرنے لگا کہ پھر وہاں سے اُڑ جانے کا نام نہ لیا۔ اِس بات کو بہت عرصہ نہ گذرا تھا کہ اُن کے قلعہ میں ایک میم صاحبہ بمعہ اپنی چھوٹی لڑکی کے جو کہ فریڈا کی ہم عمر تھی وارد ہوئی۔ اِس میم صاحبہ نے فریڈا کے والد سے کچھ عرصے تک پناہ لینے کے لئے درخواست کی اور کہا کہ کسی بڑے بادشاہ کے سپاہیوں نے ہمارے گھر پر حملہ کیا اور اُس کو جلا کر خاک کر دیا حتی کہ ہمارے بعض نوکروں کو بھی تہ تیغ کیا اور ایسی کوشش میں تھے کہ ہم کو بھی مار ڈالیں مگر ہم خداوند کریم کے فضل سے یہاں تک بھاگ آئے ہیں۔ فریڈا کے والد نے بڑی خوشی سے اُن کو اپنے قلعہ میں پناہ دی۔ فریڈا اُس چھوٹی لڑکی کو پاکر بہت خوش ہوئی کیونکہ اُس کو ساتھ کھیلنے کے لئے ایک ساتھی مل گیا تھا۔ فریڈا کی ہم عمر ساتھی کا نام ہلڈا تھا اور اُس کا باپ بھی ایک سردار تھا جو کہ اپنے حاکم کے لئے لڑائی پر گیا ہوا تھا فریڈا اور ہلڈا جلد آپس میں پکی دوست بن گئیں اور دونوں اس کبوتر کو پیار کرنے لگیں کچھ مدت بعد ہلڈا کا باپ لڑائی سے واپس آیا اور بولا کہ لڑائی ختم ہوگئی ہے اور اب میں اپنے بال بچے کو گھر لے جانے کے لئے آیا ہوں جب فریڈا نے یہہ سُنا تو بہت غمگین ہوئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ پیارے دوست کو دوبارہ دیکھنا مشکل ہوگا۔ ایک ہفتے کے بعد ہلڈا اپنے باپ اور ماں کے ساتھ گھر چلنے کے لئے طیار ہوئی جب وہ روانہ ہونے لگی تو فریڈا اُس کو گُڈبائی کرنے کے لئے آئی اور اُس کو کہا کہ چونکہ آپ مجھ سے جُدا ہوگئی ہو اِس لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ میرے پیارے کبوتر کو میری یادگاری کے لئے بطور انعام کے قبول کریں اور اِس کو دیکھ کر کبھی کبھی مجھ کو بھی یاد کرنا۔ اول تو ہلڈا اِس انعام سے انکاری ہوئی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ فریڈا اپنے کبوتر کو بہت پیار کرتی ہے لیکن فریڈا کے بضد ہونے پر اُس نے قبول کیا اور فریڈا اپنے دونوں دوستوں کو جو کہ اُس کی خوشی کے منتظر تھے الوداع کہہ کر زار زار رونے لگی۔ وہاں سے روانہ ہو کر ہلڈا اور اُس کے والدین بحفاظت گھر پہنچے اور امن و چین سے رہنے لگے ایک دو ہفتے تک تو اُن کے گھر میں کوئی نئی بات وقوع میں نہیں آئی۔ لیکن ایک شام کو دو آدمی اُن کے قلعہ کے دروازے پاس آئے اور دستک دی اور کہا کہ ہم مسافر ہیں اور ابھی یروشلم سے آتے ہیں اور چونکہ راستہ نیا اور پُر خطر ہے ہم منت کرتے ہیں کہ خدا کے واسطے آج کی رات ہم کو اپنے یہاں ٹکنے کے لئے جگہ دو۔

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ اوّل

سے ادھر توجہ کی اور چند اڈیٹروں کو سزائیں دی گئیں تو اخبار نویسوں کو بھی معلوم ہو گیا کہ اخبار نویسی کا کام کوئی آسان کام نہیں ہے کئی لوگوں نے خوف کے مارے اپنے اخبار بند کر دئے۔ بعضوں نے اپنے قلم کو روک کر دانشمندی سے لکھنا شروع کیا اور گذشتہ لاپروائی کو چھوڑ دیا۔ اب ہمکو اُمید ہے کہ اردو اخبارات اپنی گستاخ تحریروں اور مصنوعی تیزیوں کو چھوڑ کر نیک نیتی کے ساتھ مضامین لکھا کرینگے اور اپنے فرض منصبی پر غور کرینگے کیونکہ اخبار نویس کا فرض منصبی ہے کہ اپنے ملک اور قوم اور گورنمنٹ کا خیر خواہ ہو۔ رعایا کے معاملات کو نہایت سچائی کے ساتھ گورنمنٹ کے روبرو پیش کرے اور گورنمنٹ کے حکام اور کارندوں کی نکتہ چینی غلط اور بیجا طور پر نکرے اگر ایسا نہیں کرتا ہے تو گورنمنٹ کا قانون جو راجہ اور پرجہ کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اور رانی خان کے سالے اور گنگو تیلی کو مساوی سمجھتا ہے اپنے آہنی شکنجے میں کھینچے بغیر نہ چھوڑے گا +

شملہ اکتوبر ۱۲- مہمندیوں نے آج ۲۰ بندوقیں واپس کر دیں۔ اُنہوں نے قسمیہ وعدہ کیا ہے کہ ہم امن قایم رکھینگے اور عمرا خان کے لوگوں کو وہاں سے نکال دینگے +

اِن کو کافی سزا دی گئی ہے کیونکہ اُن کے ۲۶ محصور گانوں مسمار کر دئے گئے ہیں اور اُن کا نقصان سخت ہوا ہے +

اطلاع

ہم اپنے نامہ نگاروں سے التماس کرتے ہیں کہ از راہ مہربانی اپنی تحریریں خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ بدخط ہونے کی وجہ سے بعض اوقات سخت غلطیاں ہو جاتی ہیں + اڈیٹر

شعر و سخن

غزل

منقوش لوحِ دل جو مسیح نام ہمیشہ
پڑھنا مثالِ ورد ہوا کام ہمیشہ

دینِ عیسوی میں ہو کے اُٹھانا صلیب ہے
برداشتِ لعن طعن اور دشنام ہمیشہ

تو ساتھ گر ایمان و امید و محبت لو
گو دِ مسیح میں پاؤ گے آرام ہمیشہ

نیکی کروگے ہوگا ثمر نیکوئی حصول تو
انعامِ روحِ پاک و اکرام ہمیشہ

یسوع نے بارِ عصیان لیا اپنے دوش پر
دیو گنہگاروں کو یہہ پیغام ہمیشہ

نیز تھہ یا حج کے کرنے کو جانا عبث عبث
جب خون مسیح دھوتا ہے اندام ہمیشہ

عیش و طرب دارِ فنا پر نہ کر غرور
مثل حباب دیکھ لو انجام ہمیشہ

طالب دیدِ عیسیٰ ہوں جو زندگی ایجاد
جیسے حنا کی جان سرخ فام ہمیشہ

بیدار ہو دُنیا دی سفر طے کرو یاراں
ابلیس بچھاتا سرِ راہ دام ہمیشہ

الراقم
ڈاکٹر پرتاپ سنگھ عبیرؔ
سیول ڈسپنسری اندری - ضلع کرنال پنجاب

پادری ای- ایچ- لوئنگ صاحب- اڈیٹر ان چیف و مہتمم اخبار نور افشاں کے واسطے- امریکن مشن پریس لودیانہ میں بایم دائیلی کے اہتمام سے چھپا